فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۔ ۷ اخاء ۱۳۵۳ ہش ۔ ۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کچھ ضعف کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مومن کو چاہیئے کہ وہ نیکی پر کبھی مغرور نہ ہو

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۳۹ء میں فرمایا:-

"مومن کو جب کبھی نیکی کرنے کا موقع ملے اسے چاہیئے کہ بجائے مغرور ہونے کے اور احتیاط سے کام لے۔ اور رمضان یا دوسری عبادتوں کے بعد ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا فرض ختم ہوگیا۔ اگر تو رمضان میں ہم نے کچھ کمایا نہیں تو ہمارے لئے فخر کی کونسی بات ہے اور اگر کمایا ہے تو پھر اس خزانہ کی حفاظت زیادہ ضروری ہے جو حاصل کیا ہے تا چور نہ لے جائیں۔ یاد رکھو چور ہمیشہ وہیں پڑتا ہے جہاں کچھ ہو۔ اور جب تم نے کوئی نیکی کی ہے اور خزانہ جمع کیا ہے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ شیطان اب تم پر حملہ آور نہیں ہوگا۔ پس اگر تم نے رمضان میں کچھ کمایا نہیں تو تمہارا فخر فضول ہے اور اگر کمایا ہے تو یاد رکھو کہ اب ڈاکہ ضرور پڑے گا۔ اب تمہارے گھر میں خزانہ ہے جسے شیطان ضرور چرانے کی کوشش کرے گا۔ پہلے تمہارے پاس کچھ نہ تھا مگر اب رمضان کے نتیجہ میں تمہارے ہاتھ روحانی خزانہ آیا ہے اور چور اُچکوں، جیب کاٹنے والوں کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے۔ اب وہ خزانہ چرانے کی اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تمہارے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کریں گے تا یہ خزانہ ضائع ہو جائے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ زیادہ ہوشیار رہو اب تمہارے لئے زیادہ نازک مقام ہے۔ اب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پکارنے کی زیادہ ضرورت ہے اور اب وقت ہے کہ زیادہ فکر کے ساتھ ہم اپنے خزائن کی حفاظت کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ خدایا پہلے ہم بالکل فقیر اور حقیر تھے، چور ڈاکو کی ہم پر نظر نہ پڑتی تھی مگر اب تو نے اپنے فضل سے ہمیں ایک خزانہ بخشا ہے کیونکہ تو نے روزوں کی توفیق دی۔ دنیوی خزانے نظر آتے ہیں اور انسان ان کی حفاظت کا تھوڑا بہت انتظام کر سکتا ہے پھر ان کو چرانے والا چور بھی نظر آسکتا ہے مگر یہ خزانہ بھی نظر نہیں آتا اور اس کا چرانے والا بھی نظر نہیں آسکتا۔ اگر یہ چوری ہو جائے تو کئی مہینوں اس کا علم بھی نہیں ہوسکتا کہ کس طرح چلا گیا۔ پھر دنیوی خزانہ چرانے والے کا تو ہم کھوج بھی لگا سکتے ہیں مگر اس کا پتہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے

پاک کرنا خدا کا کام ہے اور خدا کے اِس فضل کے جذب کے واسطے اتباعِ نبی کریمؐ ازبس ضروری اور لازمی ہے

(۱) "میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دِل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا بنا دیتا ہے اِس طرح پر کہ خود اس کے دِل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دِل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبتِ الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

(۲) "گناہوں کی مغفرت اور خدا تعالیٰ کا پیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے وابستہ ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۷)

(۳) "کُل انبیاء، اولیاء، اتقیاء اور صالحین کا ایک یہ مجموعی مسئلہ ہے کہ پاک کرنا خدا کا کام ہے اور خدا کے اس فضل کے جذب کے واسطے اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ازبس ضروری اور لازمی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۷ ماہ اخاء ۱۳۵۲ھش

بگڑی ہوئی اقوام کی افسوسناک خودفریبی

اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کو اصلاح خلق کے لئے اُس وقت ہی مبعوث کرتا ہے جب رُوحانی اور اخلاق لحاظ سے حالات اِس درجہ دِگرگوں ہو جاتے ہیں کہ زمانہ کی حالت پکار پکار کر تقاضا کر رہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بھیجے جو لوگوں کی ایمانی حالت کو درست کر دکھائے۔ لیکن خدا تعالیٰ جب اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے کسی بندہ کو مبعوث فرماتا ہے تو اکثریت اُس کی آواز پر کان دھرنے کی بجائے اُلٹا اُس کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اُسے ناکام بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتی۔

ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ بگڑی ہوئی قوموں کی اکثریت اپنی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود اس وہم میں مبتلا ہوتی ہے کہ وہ حق پر ہے اور یہ معدودے چند افراد جنہوں نے ایک پُکارنے والے کی پُکار کو سُن کر اس پر لبّیک کہا ہے نعوذ باللہ فاتر العقل اور گمراہ ہیں۔ ان کی ایک ہی رَٹ ہوتی ہے کہ ان کا خود جتھے اور قوت میں بڑھ کر ہونا اور دُنیوی لحاظ سے اثر و رسوخ اور اقتدار کا مالک ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود ان سے خوش ہے۔ اور ان کا اُس صداقت پر جو پہلے نازل ہو چکی ہے زبانی ایمان رکھنا اور اُس کے ساتھ رسمی طور پر وابستہ رہنا ہی ان کے عند اللہ نیک ہونے کے لئے کافی ہے۔ مال اور اولاد کی کثرت ان کیلئے ٹھوکر کا موجب بن جاتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جیسے بھی ہیں، ہیں خدا تعالیٰ کے لاڈلے اور پسندیدہ و برگزیدہ۔ ان کا یہ غلط اندازِ فکر اور ان کا یہ گھمنڈ انہیں نہ صرف قبولِ حق کی سعادت سے محروم رکھنے ہی کا موجب بنتا ہے بلکہ انہیں حق پسندوں کے خلاف ظلم کی راہ اختیار کرنے پر اُکسا کر انہیں مغضوب علیہ بنا چھوڑتا ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ ظہور میں آئی تو اُس وقت کفارِ مکّہ اور علی الخصوص اہلِ کتاب کی بعینہٖ یہی حالت تھی۔ وہ اِس گھمنڈ میں مبتلا تھے کہ اُن کے پاس پہلے سے ایک ہدایت نامہ موجود ہے جس پر وہ ایمان رکھتے ہیں اور اسپر زبانی ایمان اور اس کے ساتھ رسمی وابستگی ہی ان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ وہ اپنی تمام تر بداعمالیوں، بے ایمانیوں، دغابازیوں اور فریب کاریوں کے باوجود اپنی دولت و ثروت کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر محمول کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا لاڈلا سمجھتے تھے۔ چنانچہ ان کی اِس فریب خوردگی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:-

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ○ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○ (المومنون آیات ۵۴ تا ۵۷)

پس انہوں نے شریعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جو ٹکڑا اپنے لئے اختیار کیا اسپر فخر کرنے لگ گئے۔ پس تُو ان کو ایک مُدّت تک اپنی غفلت میں پڑا رہنے دے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھانا ہے؟ (ایسا ہرگز نہیں ہے) بلکہ وہ (حقیقتِ حال کو) سمجھتے نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ اُس وقت کے اہلِ کتاب تمام تر نیکی اس کو ہی سمجھتے تھے کہ جو ہدایت ان کے پاس ہے اس پر زبانی ایمان رکھتے ہوئے اس کے ساتھ رسمی طور پر وابستہ رہا جائے۔ پھر ان کو مال کی جو فراوانی حاصل تھی اور کثرتِ اولاد کی وجہ سے ان کی تعداد میں جو اضافہ ہو رہا تھا اُسے وہ اپنے ہدایت یافتہ ہونے کا ایک عملی ثبوت تصوّر کرتے تھے درآنحالیکہ ان کی عملی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ وہ سراسر دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کا انہیں بالآخر خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ یہ واضح کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک صالح اور پسندیدہ بندوں کی صفات بیان کر کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ جب تک ایمان کے نتیجہ میں عملی حالت درست نہ ہو اُس وقت تک نہ کوئی نیکیوں میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ وہ خدا کی نگاہ میں ہدایت یافتہ اور پسندیدہ و برگزیدہ شمار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ○ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ○
(المومنون آیات ۵۸ تا ۶۲)

وہ لوگ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے اور جو خدا تعالیٰ کے بخشے ہوئے مال کو (آگے مستحقین کو) دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہوگا، یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان (نیکیوں) کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں کی علامات بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نہ زبانی ایمان کی کوئی قدر و قیمت ہے اور نہ کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد کی۔ اس کی نگاہ میں وقعت ہے تو اُن نیک اعمال کی جو آسمانی ہدایت کے بموجب تقویٰ کے ماتحت دِلی اخلاص سے بجالائے جائیں جن میں ایمان کے مطابق خشیتِ الٰہی پائی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جو شرک سے بکلی مجتنب رہتے ہوئے خدا ہی کے ہو رہتے ہیں، جو اپنے حلال ذرائع سے کمائے ہوئے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جنہیں آخرۃ کی جوابدہی کا خوف ہر وقت لرزاں و ترساں رکھتا ہے صرف وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک مومن شمار ہوتے ہیں اور جن میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں وہ اپنے آپ کو لاکھ مومن کہیں خدا کی نگاہ میں وہ ہرگز مومن نہیں ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عدیم النظیر قوت قدسیہ کے زیر اثر اپنے غریب و مفلوک الحال معدودے چند صحابہؓ کو ان اوصاف سے متصف کر دکھایا تھا جبکہ کفار مکّہ اور اُس وقت کے اہلِ کتاب ان سے یکسر عاری تھے، وہ بھلا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نیکوکار اور پسندیدہ و برگزیدہ کیسے شمار ہو سکتے تھے۔ انکے دل تو بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا کے مطابق غفلت میں پڑے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے آپ کو جان بوجھ کر دھوکہ میں ڈالا ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی مامور دنیا میں بھیجے وہ لوگوں کو اس غفلت اور خود[illegible] کے گرداب بلاخیز سے نکالنے کے لئے ہی بھیجے تھے۔ یہ خود فریبی ہی تو ہے جو نام کے مومنوں کو لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ (الاعراف آیت ۱۸۰) کا مصداق بنانے کا موجب بنتی ہے اور وہ حق پرستوں کو نارِوا مظالم کا تختۂ مشق بنانے پر اُتر آتے ہیں اور اپنے پر ہدایت کے راستے کُلّی طور پر مسدود کر لیتے ہیں۔ خدائی آواز پر کان دھرتے ہوئے ہدایت سے عملاً بہرہ یاب ہونے کے لئے اس قسم کی خود فریبی سے نکلنا بہرحال ضروری ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتکاف کی اہم عبادت

سلطان احمد پیر کوٹی

(۲)

مساجد میں چونکہ نمازی آتے جاتے رہتے ہیں اور پھر بعض اوقات معتکفین کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے اس لئے یکسوئی حاصل کرنے کے لئے مناسب ہے کہ مسجد کے ایک حصہ میں پردہ لگا لیا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو

كُنْتُ اَضْرِبُ لَهٗ خِبَاءً۔

(بخاری)

میں آپ کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیتی۔

معتکف کو عام حالات میں فرش پر ہی سونا چاہیئے کیونکہ اس سے عجز و انکسار کا اظہار ہوتا ہے۔ پھر چارپائی وغیرہ بچھانے سے نمازیوں کو دقت پیش آ سکتی ہے۔ لیکن خاص حالات میں جبکہ نمازیوں کو دقت پیش نہ آئے چارپائی رکھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو

طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ۔

آپ کے لئے ستون توبہ کی اوٹ میں بستر لگایا گیا۔

معتکف کو چاہیئے کہ دوران اعتکاف مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھے۔ مسجد میں حجامت نہ بنوائے۔ مسجد میں حجامت بنوانا آداب مساجد کے مانع ہے۔ معتکف جب کسی ضرورت کے لئے مسجد سے باہر نکلے تو حجامت بھی بنوا لے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کی صفائی کا اس قدر خیال تھا کہ آپ مسجد میں سر میں کنگھی بھی نہ فرماتے۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ اعتکاف کی حالت میں کنگھی کرنے کی ضرورت ہوتی تو

اَدْنٰی اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ۔

(متفق علیہ)

آپ مسجد میں کھڑے ہو کر اپنا سر کھڑکی سے باہر نکال کر میرے قریب کر دیتے اور میں کنگھی کر دیتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سوائے اشد ضرورت (قضاء حاجت وغیرہ) کے مسجد سے باہر تشریف نہیں لاتے تھے۔

كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔

(متفق علیہ)

آپ سوائے انسانی ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے۔ بیہقی نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ:-

اَلسُّنَّةُ فِي الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ اِلَّا لِحَاجَةِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا۔

مسنون بات یہی ہے کہ معتکف سوائے ایسی ضرورت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو مسجد سے باہر نہ جائے۔

ابوداؤد کی روایت ہے:-

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ امْرَاَةً وَّلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

(ابوداؤد)

معتکف کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے کہ دوران اعتکاف کسی مریض کی عیادت کے لئے نہ جائے۔ کسی جنازہ میں شریک نہ ہو۔ بیوی سے مباشرت نہ کرے اور سوائے ایسی ضرورت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو مسجد سے باہر نہ جائے۔

ظاہر ہے کہ باہر جانے سے صرف اس لئے منع کیا گیا ہے کہ معتکف کا وقت ضائع نہ ہو۔ لیکن اگر وہ کسی ایسی ضرورت کے لئے مسجد سے باہر نکلا ہے جس کے بغیر چارہ نہیں اور سر راہ کوئی بیمار مریض مل جائے تو اس کی بیمار پرسی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابوداؤد نے حضرت عائشہ رض کی روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ۔

معتکف ہونے کی صورت میں راہ چلتے مریض کی بیمار پرسی کر لیتے تھے۔ خاص طور پر اور راستہ چھوڑ کر آپ عیادت کے لئے نہیں جاتے تھے۔

اگر کوئی مریض ایسی حالت میں ہو کہ معتکف کا اس کے لئے باہر جانے اور علاج معالجہ میں مدد دینے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو یا کوئی ایسا رشتہ دار فوت ہو گیا ہے کہ جس کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے بغیر اس کے لئے کوئی چارہ نہیں تو وہ مسجد سے باہر جا سکتا ہے کیونکہ وہ ایسی حاجت ہو گی جو مَا لَا بُدَّ مِنْهَا میں شامل ہو گی۔

معتکف کے اعزا و اقارب اس کی ملاقات کے لئے مسجد میں آ سکتے ہیں۔ بیوی خاوند سے ملنے اور خاوند بیوی کی ملاقات کے لئے جا سکتا ہے۔ معتکف ان عزیزوں سے نجی گفتگو بھی کر سکتا ہے بشرطیکہ اس میں زیادہ وقت ضائع نہ ہو۔ مسجد میں رہتے ہوئے بعض نجی امور بھی سر انجام دیئے جا سکتے ہیں۔ حائضہ عورت مسجد میں نہیں جا سکتی ہاں وہ مسجد سے باہر کھڑے ہو کر معتکف خاوند کی خدمت کر سکتی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو معتکف بیوی کی مشایعت کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ بخاری کی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت اُمّ المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا دوران اعتکاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مسجد میں تشریف لے گئیں۔ وہاں بیٹھے بیٹھے زیادہ دیر ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں گھر تک پہنچانے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"سخت ضرورت کے سبب...
اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے!"

(بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

اگر کسی سال اعتکاف کی نیت اور ارادہ کر لیا جائے لیکن کسی عذر کی وجہ سے اعتکاف نہ کیا جا سکے تو دوسرے سال کسی مہینے میں، یا رمضان المبارک میں اس کی قضاء کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے تو دوسرے سال آپ نے دس دن مزید اعتکاف کیا۔ بخاری میں ہے:-

لَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کسی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ آپ اعتکاف کی غرض سے معتکف میں پہنچے تو آپ نے وہاں بعض اور خیمے بھی دیکھے۔ یہ خیمے اُمہات المومنین حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہن کے تھے۔ آپ نے فرمایا "کیا تم اس میں نیکی سمجھتی ہو؟" پھر

اِنْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

(بخاری)

آپ واپس لوٹ گئے اور اس سال آپ نے رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کیا۔ آپ نے شوال میں دس دن اعتکاف کر کے اس کی قضاء کی۔

عورت اعتکاف کر سکتی ہے۔ لیکن شادی شدہ ہونے کی صورت میں اسے خاوند سے اجازت لینا ہو گی۔ حائضہ اعتکاف نہیں کر سکتی۔ مطلقہ اور بیوہ عدت کے ایام میں اعتکاف نہیں کر سکتی۔ مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ رض کی ایک روایت نقل کی ہے کہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائل رمضان

مکرم انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ امر واضح کیا ہے کہ روزے خالق اور مخلوق عابد اور معبود کے درمیان ایک زندہ اور پختہ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اسی لئے صوفیاء نے اس ماہ کو تنویر قلب کا ذریعہ بتایا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"رمضان دعاؤں کا مہینہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزے سے تجلی قلب ہوتی ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔"
(فتاویٰ احمدیہ ص ۱۷)

رمضان کا مہینہ فیوض و برکات افضال و انوار کے لحاظ سے سال کے دیگر گیارہ مہینوں پر ایک نمایاں اور امتیازی شان اپنے اندر رکھتا ہے اس مبارک مہینہ میں خالق اپنے مخلوق سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب آجاتا ہے۔ اس کی دعاؤں اور التضرعات کو خاص قبولیت بخشتا ہے اور اس مہینہ میں ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا فرشتہ پکارتا ہے کہ کیا کوئی مانگنے والا ہے جو اسے دیا جائے اور کیا کوئی پکارنے والا ہے جو اس کی پکار پر رحمت اور فضل کی بارش کی جائے اور کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے جو اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ جو اس کی توبہ قبول کی جائے۔

الغرض اس مبارک ماہ میں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرنے اور اس سے مغفرت چاہنے کا نادر موقع ہوتا ہے۔ ایک مومن بندہ نوافل اور تہجد کے ذریعہ بڑی خیر و برکت سے مستفیض ہوتا ہے اور اس سے ایک خاص لذت، راحت اور سرور میسر آتا ہے۔

یہ مبارک مہینہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے عظیم الشان نعماء حاصل کرنے کا ذریعہ ہے سال کے گیارہ مہینوں میں جس قدر گناہوں خطاؤں اور کمزوریوں کا انسان مرتکب ہوتا ہے یہ مہینہ ان تمام قصوروں اور گناہوں کے ازالہ اور خدائی مغفرت حاصل کرنے کا بہت عمدہ ذریعہ ہے اور صرف یہی نہیں کہ اس مہینہ میں عبادت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ نیکی تقویٰ اور اخلاص میں ترقی کرنے کا یہ بہترین زمانہ ہوتا ہے۔ اس پر بس نہیں بلکہ خلوص نیت سے روزے رکھنے والوں کو خدا تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوتا ہے اور وہ دیدار جنت کی شکل میں ایک کامل مومن اور متقی کو حاصل ہوتا ہے چنانچہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع حدیث اس بات پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْفِطْرِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ
(صحیح بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو ہر نیک عمل پر دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا خود میری ذات ہے یعنی روزہ دار کو میری ملاقات کا شرف حاصل ہو جائیگا کیونکہ وہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو میری رضا کی خاطر ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کو دو راحتیں اور خوشیاں میسر آتی ہیں ایک اس وقت جب کہ وہ روزہ افطار کرتا ہے اور پانی پی کر اور کھانا کھا کر راحت پاتا ہے اور دوسری اس وقت جب کہ اسے میری ملاقات نصیب ہو گی اور وہ میرے حضور حاضر ہونے کا شرف حاصل کرے گا۔

الغرض رمضان المبارک کی بہت سی فوائد و برکات ہیں۔ اس ماہ کی برکات سے استفادہ کی بابت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ قیمتی نصیحت ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے کہ آؤ اکرام کرلے جاؤ۔"
(الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۲۶ء)

رمضان المبارک محض کھانے پینے اور ضروریات زندگی سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک عظیم مجاہدہ ہے

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی ایک زوجہ مطہرہ نے اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔

اعتکاف کی عبادت مستحب ہے لیکن بعض فقہا کا خیال ہے کہ چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی اس پر مواظبت اختیار کی ہے اور آپ کے مواظبت اختیار کرنے کو ہی سنت کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہ عبادت سنت ہے اس عبادت کے فضائل میں سے ہے کہ اس کے ذریعہ رمضان کے آخری عشرہ جو قبولیت دعا سے مختص ہے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق ملتی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں ہی لیلۃ القدر آتی ہے جسے قرآن کریم نے خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ایک ہزار مہینوں سے بہتر کہا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ
(متفق علیہ)

جو شخص ایمان اور ثواب کی خاطر اس رات کی عبادت کرتا ہے اس کے تمام پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ پس جو شخص اعتکاف کے دوران شب بیدار رہے گا وہ جہاں خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اس کی رضا حاصل کر سکے گا وہاں وہ لیلۃ القدر کی گھڑی کو پاکر اس کی برکات سے مستفید ہو سکتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارہ میں فرمایا ہے

هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا

ابن ماجہ

معتکف گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے اور اسے اس شخص کا اجر ملتا ہے جس نے صرف نیکیاں ہی نیکیاں کی ہوں۔

ایک اور روایت ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ایک دن بھی اعتکاف بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے۔ جو مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ وسیع ہوتی ہیں (در منثور)

غرض اعتکاف کی عبادت کا ثواب عظیم ہے اور جو شخص اس کی توفیق پاتا ہے وہ بہت مبارک ہے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جہاں تک ممکن ہو اس کی عبادت بجالاکر اپنی بخشش کا سامان کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ روزے کے کچھ تقاضے ہیں۔ مثلاً انسان محض خدا کی خوشنودی اور رضاء کے لئے روزے رکھے۔ ہمیشہ نیکی کی راہ پر گامزن رہے۔ ہر قسم کی بُرائی اور بے حیائی سے اجتناب کرے اور وہ کسی قسم کے جھوٹ اور فریب کاری میں مبتلا نہ ہو۔ جھوٹ تمام بدیوں جڑ ہے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔ کیونکہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولتا ہے اس کا کوئی روزہ نہیں۔ جیساکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ۔ یعنی جو شخص جھوٹ کو نہیں چھوڑتا اور اس پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو ایسے آدمیوں کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پس اس ارشاد کی رُو سے یہ لازم ہے کہ ہر روزہ دار جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضاء چاہتا ہے اور اس کے دیدار کا طالب ہے۔ اُسے چاہیئے کہ وہ جھوٹ اور فریب کاری سے کلی اجتناب کرے۔

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو زیادہ سے زیادہ رمضان المبارک سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی جتنی رضاء پا سکتے ہو اس کے پانے کی کوشش کرو۔ اپنے دنوں کو بھی، اپنی راتوں کو بھی ایسے دن اور ایسی راتیں بناؤ کہ جو دن اور راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں۔ پھر عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے رہو کہ اے خدا ان کاموں کی ہمیں توفیق دے جن کے نتیجہ میں تو خوش ہو جائے اور ان کاموں سے بچا جن کاموں کے نتیجہ میں تو ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ شیطان تیرے در کا کتّا ہے تو خود اسکو زنجیر ڈال کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے اور اپنی طاقت اور اپنے زور کے ساتھ ہم اس کے حملوں سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔" (خطبہ جمعہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی فیض و برکات زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تعلیم القرآن کے بارہ میں زرّیں ارشادات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

- اگر ہم اس دُنیا اور آخری زندگی کی فلاح چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا۔
- جو ہماری پیدائش کی غرض، ہمارے قیام کی غرض اور ہماری زندگی کا مقصود ہے وہ حاصل ہو نہیں سکتا جب تک ہم خود قرآن کریم کو نہ سمجھیں اور اس کے علوم اچھی ہمارے سینوں میں مستحضر نہ ہوں۔
- ہمیں قرآن کریم کا اس طور پر مطالعہ کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ خود ہم پر روحانی علوم کے دروازے کھولتا چلا جائے۔
- ہماری کوئی حرکت اور سکون بھی قرآنی تعلیم کے خلاف نہ ہو۔
- حقیقی اور کامیاب زندگی وہی ہے جو قرآن مجید کے نُور میں گذاری جائے۔
- ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنائیں۔
- اپنی زندگیوں کو اس کے نُور سے منوّر کریں۔ نُور کا سرچشمہ قرآن ہی ہے۔ اس کے بغیر دُنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔
- اگر ہم اپنے ربّ کی رضاء حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم پر عمل کرنے والے ہوں۔
- جو بھی قرآن پر عمل کرتا ہے وہ دُنیا میں بھی کامیاب زندگی گذارتا ہے اور آخری زندگی کے انعامات کا بھی وارث بنتا ہے۔
- اس کی اتباع اللہ تعالیٰ کی انتہائی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔
- جو احکام شریعت قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر تم انکو سیکھو گے۔ سمجھو گے اور ان پر عمل کرو گے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں بلند مرتبہ اور رفعت اور بزرگی عطاء کرے گا۔
- قرآن کے ذریعہ آسمانی (روحانی) رفعتوں کے وہ دروازے جو خدا تعالیٰ کے قُرب کی راہوں کو ڈھونڈنے والوں کے لئے کھولے جاتے ہیں تم پر کھولے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنِ کریم کی رُوحانی نعمتوں کا وارث بننے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(مرسلہ سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی۔ ربوہ)

خدا کی رحمت کے خزانے وسیع ہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کسی کسی گنہگار کو بخشے گا۔ خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہاء ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوئے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۶)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

زعماء کرام مجالس انصار اللہ مستقل طور پر ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ بروقت، ان کی رپوٹیں مرکز میں پہنچتی رہیں۔ تا ان کی مساعی کا علم ہوتا رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

تعلیم القرآن کے بارہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"قرآن مجید رُوحانی علوم کا ایک انمول خزانہ ہے جس سے محرومی ابدی بدبختی کا نشان ہے۔...... پس اے عزیزو! قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ۔ اسے ہمیشہ پڑھتے رہو۔ فکر اور تدبّر سے اس کے مضامین سمجھنے کی کوشش کرتے رہو۔ تمام دینی اور دنیوی برکتیں اسی سے حاصل کرو۔ اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ ...... وطنِ عزیز کا ہر طبقہ اور ملک کا ہر گوشہ اس نور کا محتاج ہے۔"

(الفضل ۱۵ر مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب اس قیمتی خزانہ سے ہمیشہ بہرہ ور ہوتے رہیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

شہزین شہزین شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوائی

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گول بازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۸۔ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گول بازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ کی نماز کے بعد گھر واپس آکر سنّتیں ادا کرنا مسنون طریق ہے

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

(بخاری باب الصلاۃ بعد الجمعۃ وقبلھا)

ترجمہ:۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے حضور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے حتّٰی کہ واپس تشریف لے آتے اور پھر دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۲

ترمذی میں روایت ہے:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

(ترمذی باب ما جاء فی الصلاۃ قبل الجمعۃ وبعدھا)

ترجمہ:۔ ابن عمرؓ جب جمعہ کی نماز پڑھتے تو واپس چلے جاتے اور گھر پر دو رکعتیں ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۳

حضرت امام مالکؒ جمعہ کے بعد مسجد میں ہی سنّتیں ادا کرنے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

اَحَبُّ اِلَيَّ مَنْ صَلّٰى اَنْ لَّا يَرْكَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَاِنْ فَعَلُوْا فَوَاسِعٌ۔

(حاشیہ صحیح ترمذی بشرح الامام ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۱۱)

ترجمہ:۔ مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ جو نماز پڑھے وہ مسجد میں سنّتوں کی رکعات نہ ادا کرے لیکن اگر لوگ ایسا کریں تو اس کی اجازت ہے۔

غلبۂ اسلام اور مبلّغین کرام کیلئے دعا کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید)

رمضان کا آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ایام میں اپنے بندوں کی دعائیں بہت سنتا ہے۔ احباب جماعت اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ ان چند سطور کے ذریعہ میں سب بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ سب مبلّغین خواہ وہ پاکستان میں کام کر رہے ہیں یا بیرونی ممالک میں، اللہ تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت دے اور انکی مساعی سے اسلام جلد سے جلد دنیا میں پھیل جائے۔ ایسے مبلّغین جن کے اہل وعیال پاکستان میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں مشکلات سے محفوظ رکھے نیز تمام کارکنان تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ و دیگر ادارہ جات سلسلہ کو صحیح رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور صحت سے رکھے اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے اور ساری جماعت کو ہی اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور سب احبابِ جماعت کی مشکلات اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے۔ آمین

خاکسار مرزا مبارک احمد
وکیل التبشیر

مومن کو چاہیئے کہ وہ نیکی پر کبھی مغرور نہ ہو

(بقیہ صفحہ اوّل)

بھی نہیں لگ سکتا کہ کہاں گیا۔ اس لئے اے ہمارے خدا! تو ہی اس خزانہ کی حفاظت فرما تو نے ہی ہمیں یہ بخشا ہے اور تو ہی اسکی حفاظت فرما تاہم پھر خالی ہاتھ تیرے پاس نہ آئیں۔" (خطبات محمود جلد اوّل صفحہ ۲۲۲)

مولوی عبد العزیز صاحب طاہر متوجہ ہوں

مکرم مولوی عبد العزیز صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جہاں بھی ہوں وہ اپنے پتہ سے نظارت اصلاح وارشاد کو اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

کمشنر اور ڈی آئی جی پولیس سرگودہا برطرف کر دئے گئے

سرگودہا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب محمد حنیف رامے نے سرگودہا ڈویژن کے کمشنر اور ڈی۔ آئی۔ جی۔ پولیس کو اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہ دینے کی بناء پر ان کے عہدوں سے الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے ۶ر اکتوبر کو سرگودہا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت برتنے اور لاپرواہی سے کام لینے کی بناء پر ۸ پولیس افسروں ۹ کانسٹیبلوں اور فائر بریگیڈ کے دو ملازموں کو بھی انہوں نے معطل کر دیا ہے۔ مزید برآں سرگودہا کی دو مسجدوں کے خطیبوں کو بھی الگ کر دیا گیا ہے انہوں نے مزید بتایا کہ ممبر صوبائی اسمبلی ممتاز احمد کاہلوں اور مجلس عمل سرگودہا کے خزانچی قاضی مقصود سمیت ۴۲ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ انہوں نے عوام اور ان کے نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ انہوں نے ۵ر اکتوبر کو سرگودہا میں ہونیوالے تشدد کے واقعات کی مکمل تحقیقات کرانے کا بھی اعلان کیا۔

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ اہلیہ ملک الطاف الرحمٰن خان صاحب دستگیر کالونی کراچی آجکل صاحب فراش ہیں۔

۲۔ خاکسار کا بھانجہ عزیز ملک عبد الرشید انجم بیمار ہے کراچی میں علاج ہو رہا ہے پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملک سعید احمد
الفردوس پوسٹ ہاؤس تلہار ضلع حیدرآباد (سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴